اسلام میں حج اور اس کے روحانی اخلاقی اور سماجی
اثرات پر تفصیلی شذرہ قلم بند کیجئے۔

اہم نکات

1۔ تعارف
2۔ حج کا لغوی معنی
3۔ حج کی شرائط
4۔ حج کے فرائض
5۔ حج کے واجبات
6۔ حج کے سنن اور آداب
7۔ حج کے ممنوعات
8۔ حج کے روحانی، معاشرتی، اخلاقی اور سماجی اثرات
9۔

1۔ تعارف:۔

لبیك اللھم لبیك لبیك لاشریك لك
لبیك ان الحمد والنعمة لك والملك لاشریك
لك

ترجمہ:۔ "اے اللہ! میں حاضر ہوں۔ اے اللہ! میں حاضر ہوں۔ اے اللہ! میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، بلاشبہ تعریف، احسان اور بادشاہی تیرے لیے ہیں۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔"

2- حج کا لغوی معنی :-

حج کا لغوی معنی ارادہ کرنے کا ہے ۔ حج ہر اس بالغ مسلمان پہ ایک مرتبہ فرض ہے جو اس کی استطاعت رکھتا ہو۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

• ترجمہ :-

"اور لوگوں پر اللہ کا حق ہے کہ جو اس کے گھر تک پہنچ سکتا ہو وہ اس کا حج کرے اور جس نے کفر کی روش اختیار کی تو وہ جان لے کہ اللہ سب اہل جہاں سے بے نیاز ہے"

• حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ :- "جس کا حج کرنے کا ارادہ ہو اسے چاہیے کہ وہ جلدی کرے۔"

3- حج کی شرائط :-

حج کی شرائط یہ ہیں

حج کرنے والا مسلمان ہو، آزاد ہو، صحیح البدن ہو، بصیر ہو، اس کے پاس حج کے لیے جانے، سفر حج کے قیام، حج سے واپس آنے اور اس دوران حج کے لوازمات کے لیے لازمی خرچ ہو اور راستہ محفوظ ہو اور اگر عورت حج کرنے والی ہے تو اس کے ساتھ اس کا خاوند ہو یا عاقل و بالغ محرم ہو۔

4- حج کے فرائض :-

حج میں تین امور فرض ہیں :

1. احرام

2. 9 ذوالحجہ کو زوال آفتاب سے 10 ذوالحجہ کی فجر تک کسی بھی وقت میدان عرفات میں وقوف کرنا

3. 10 ذوالحجہ سے آخیر تک کسی بھی وقت کعبہ کا طواف کرنا

5. **حج کے واجبات:-**

- مزدلفہ میں وقوف کرنا
- صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا
- جمرات کو رمی کرنا
- طواف وداع کرنا
- سر منڈانا یا بال کٹوانا
- میقات سے احرام باندھنا
- غروب آفتاب تک میدان عرفات میں وقوف کرنا
- طواف کی ابتداء حجر اسود سے کرنا
- اپنی دائیں جانب سے طواف کرنا
- باوضو طواف کرنا
- صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی ابتداء صفا سے کرنا
- سات چکر پورے ہونے کے بعد نماز دو رکعت پڑھنا
- قربانی کے دن رمی جمرات
- سر منڈانے اور قربانی کرنے کے افعال ترتیب وار کرنا
- حطیم کے باہر سے طواف کرنا

- طواف کے بعد سعی کرنا
- قربانی کے ایام اور حرم کے اندر حلق کرنا

6- حج کے سنن اور آداب:

- خرچ میں وسعت اختیار کرنا
- ہمیشہ باوضو رہنا
- فضول باتوں سے زبان کی حفاظت کرنا
- اپنی مسجد میں دو رکعت نماز پڑھ کر نکلنا
- لوگوں سے کہا سنا معاف کرانا اور ان سے دعا کی درخواست کرنا
- نکلتے وقت کچھ صدقہ خیرات کرنا
- اپنے گناہوں پر سچی توبہ کرنا
- جن لوگوں کے حقوق چھین لیے تھے وہ واپس کرنا
- اپنے دشمنوں سے معافی مانگ کر ان کو راضی کرنا
- حلال اور پاکیزہ سفر خرچ حاصل کرنا کیونکہ حرام مال سے کیا ہوا حج مقبول نہیں ہوتا اگرچہ فرض ساقط ہو جاتا ہے۔

7- حج کے ممنوعات:

- جماع نہ کرنا
- احرام کی حالت میں سر نہ منڈانا
- ناخن نہ کاٹنا، خوشبو نہ لگانا
- سر اور چہرہ نہ ڈھانپنا
- سلا ہوا کپڑا نہ پہننا
- حرم اور غیر حرم میں شکار نہ کرنا

CamScanner

۳) حرم کے درخت نہ کاٹنا

(علامہ غلام رسول سعیدی : تبیان القرآن، ج 2، ص 274، 275)

۴) حج کے روحانی، معاشرتی، اخلاقی ([redacted])
اثرات :-

حج کے روحانی اثرات :-

۱) محبت و اطاعت الٰہی کا فروغ :-

جو شخص خلوص نیت سے حج کا سفر اختیار کرتا ہے اس کے دل میں اللہ سے پیار کی الٰہی شمع روشن ہو جاتی ہے جو اس کے قلب کی غلاظتوں کو پاک کر کے ہدایت سے منور کر دیتی ہے پھر وہ محبت و اطاعت الٰہی کے جذبے کے تحت عملی طور پر قربانی دینے کے لیے ہر وقت تیار نظر آتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

"حج اور عمرہ گناہوں کو اس طرح صاف کر دیتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے، سونے چاندی کے میل اور کھوٹ کو صاف کر دیتی ہے اور جو مومن عرفہ کا دن احرام کی حالت میں گزارتا ہے جب اس دن کا سورج ڈوبتا ہے تو اس کے گناہوں کو لے ڈوبتا ہے۔"

۲) اللہ کی عبادت کا حقیقی فہم :-

عبادت الٰہی میں تاثیر کے لیے ضروری ہے کہ انسان عبادت کے مفہوم اور مقصد سے آگاہ ہو۔

حج میں نماز، روزہ اور زکوٰۃ کی مختلف کیفیات
بیک وقت تک جا ہو جاتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کا
حقیقی فہم پیدا کرتے اور اسے فروغ دینے میں اہم
کردار ادا کرتی ہیں۔ اس طرح انسان کو اپنے
رب کی عبادت کا ڈھنگ آجاتا ہے۔

iii)۔ جذبہ ایثار کا فروغ:۔

جذبہ ایثار خود غرضی، لالچ اور
ذہنی پستی کو ختم کرتا ہے۔ حج جذبہ ایثار کے
فروغ کے لیے بہترین تربیتی کورس ہے۔ حج کے ایام
میں بندہ ہر لمحہ ایثار و قربانی کا عملی مظاہرہ
کرتا ہے۔

حج کے معاشرتی اثرات:۔

(i)۔ اتحاد عالم اسلامی:۔

حج اتحاد عالم اسلامی کے لیے بہترین
موقع فراہم کرتا ہے۔ اسلامی ممالک کو اس سالانہ
اجتماع سے استفادہ کرتے ہوئے اتحاد اسلامی کو
فروغ دینا چاہیے۔ افراد کی طرح حکومتیں بھی
اتحاد کا عملی مظاہرہ کریں۔

؎ مکے نے دیا خاک جنیوا کو یہ پیغام
جمعیت اقوام کہ جمعیت آدم

(ii)۔ ملت اسلامیہ کے مسائل کا حل:۔

حج مسلمانان عالم کے مسائل کے

حل کے لیے بہترین موقع فراہم کرتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اس موقع کو عالمی اسلامی مسائل کے حل کے لیے استعمال کریں اور بہبودیوں، نصرانیوں اور لادینوں کے چنگل سے نکل کر اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے لیے راہ ہموار کریں۔

بقول اقبال:

اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی

اسلام کی تبلیغ:-

جب انسان رضائے الٰہی کی خاطر حج کا سفر اختیار کرتا ہے تو اس پر حکم الٰہی غالب آجاتا ہے۔ مادی خواہشات کا خاتمہ ہو جاتا ہے بندے کے قول و فعل میں فرق نہیں رہتا اور ایسی حالت میں تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیا جائے تو بہتر نتائج کا حاصل ہو سکتا ہے۔

باہمی تعارف اور ہم آہنگی:-

ملت اسلامیہ کا ہر فرد خواہ وہ دنیا کے کسی بھی کونے میں آباد ہو، ملت اسلامیہ کا لازمی حصہ ہے۔ حج کے موقع پر اس روحانی قربت کا عملی اظہار ہوتا ہے۔ مسلمان ایک دوسرے سے متعارف ہوتے ہیں جس سے باہمی یکجہتی کو فروغ ملتا ہے۔

باہمی تجارت کا فروغ:-

حج مسلمانوں میں باہمی تجارت کو فروغ دینے کا بہترین ذریعہ ہے۔ حج کے موقع پر تجارت کی اجازت

سے جہاں حج کی حقیقت واضح ہو گئی ہے اور گداگری کا خاتمہ ہو گیا ہے وہاں تجارت کو فروغ بھی حاصل ہوا ہے۔

حج کے اخلاقی اثرات

(i)۔ ذمہ داریوں کا احساس:۔

حج کے ذریعے انسان اپنی تمام ذمہ داریوں کا احساس کر سکتا ہے۔ حج اس وقت فرض ہوتا ہے جب اہل و اہال کے نفقہ سے کچھ رقم بچتی ہے۔ اس لیے آدمی حج کے لیے اس وقت نکلتا ہے جب اہل و عیال کی ضرورتوں کا سامان کر لیتا ہے۔

(ii)۔ حسد کا خاتمہ:۔

عام طرز معاشرت اور دنیوی کاموں میں آدمی اپنے سینکڑوں دشمن پیدا کر لیتا ہے لیکن جب خدائی بارگاہ میں جانے کا ارادہ کرتا ہے تو سب سے بری الذمہ ہو کر جانا چاہتا ہے اس لیے رخصت ہوتے وقت ہر قسم کے بغض و حسد سے اپنے دل (کا) کو صاف کر لیتا ہے۔ لوگوں سے اپنے قصور معاف کراتا ہے۔ روٹھوں کو مناتا ہے۔ اس لحاظ سے حج معاشرتی، اخلاقی اور روحانی اصلاح کا بھی ایک ذریعہ ہے۔

(iii)۔ اخوت:۔

حج سے مسلمانوں کے درمیان اخوت اور بھائی چارے کی فضا پیدا ہوتی ہے۔ پوری دنیا سے مسلمان ایک جگہ پر اکھٹے ہوتے ہیں اس اجتماع کی وجہ

ہے ان کے درمیان محبت کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے کو برداشت کرنے کا جذبہ بھی پیدا ہوتا ہے۔

کسب حلال :-

بہت سی اخلاقی خوبیوں کا سرچشمہ کسب حلال ہے۔ چونکہ ہر شخص حج کے مصارف میں مال حلال صرف کرنے کی کوشش کرتا ہے اس لیے خود حلال و حرام کی تفریق کرنی پڑتی ہے اور اس کا جو اثر انسان کی روحانی حالت پر پڑتا ہے وہ ظاہر ہے۔

ضبط نفس کی تربیت :-

احرام باندھتے ہی بندے پر کئی حلال اشیاء مقررہ مدت تک حرام ہو جاتی ہیں۔ انسان اُن اشیاء کی طرف میلان رکھتے ہوئے بھی حکم الٰہی کے تحت ان سے پرہیز کرتا ہے اور یوں ضبط نفس کا عملی مظاہرہ کرتا ہے۔

سادگی کی تربیت :-

حج انسان میں سادگی کی صفت پیدا کرتا ہے اور فضول خرچی اور فخر و غرور سے بچاتا ہے۔ حج کے دوران میں احرام باندھنا، خوشبو سے پرہیز کرنا جیسے امور انسان میں سادگی کو فروغ دیتے ہیں۔